ھَینڈرائِٹنگ(Handwriting)والی کمپنی (Company)کے ذریعے ارننگ کرنے کا حکم

دارُالافتاءاھلسنّت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبرPIN-7193

تاریخ:11-04-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ آج کل ورک فرام ہوم(Work from home)کی مختلف صورتیں رائج ہیں، جن میں انسان گھر بیٹھے ارننگ(Earning)یعنی کمائی کر سکتا ہے۔اس کی ایک صورت(Hand writing)یعنی ہاتھ سے مختلف تحریریں لکھنے کی بھی ہے، جس کا مکمل طریقہ کار درج ذیل ہے:

کمپنی(Company)نے مختلف(Packages)متعارف کروار کھے ہیں، کمپنی کا ممبر(Member) بننے کے لیے ان میں سے ایک پیکج (Package)لازمی طور پر (buy)یعنی خریدنا پڑتا ہے،اگر پانچ سو500والا پیکج خریدیں گے،تو اس کی بنیاد پہ روزانہ پچاس 50روپے اور اگر ہزار 1000 والا خریدیں گے،تو روزانہ سو100روپے کما سکیں گے۔یونہی پیکج جتنا مہنگا ہو گا،اس حساب سے آمدن بھی بڑھتی چلی جائے گی اور ایک پیکج کی مدت تیس 30دن ہوتی ہے،یعنی ایک پیکج خریدنے کے بعد اس کی بنیاد پہ تیس30دن تک ارننگ کرسکتے ہیں،اس کے بعد دوبارہ کوئی پیکج خریدنا ہو گا۔بعض کمپنیاں اسے پیکج کی خریداری کا نام دیتی ہیں اور بعض رجسٹریشن فیس کا،**لیکن یاد رہے کہ اس طرح پیکج کی خریداری یا رجسٹریشن فیس کے بدلے میں کسٹمر(Customer)کو** کمپنی کی جانب سے کچھ بھی نہیں ملتا،بس اتنا فائدہ ہوتا ہے کہ وہ کمپنی کا(Member)بن جاتا ہے اور کمپنی سے کام لے کر اسے کرنے کا اہل ہو جاتا ہے۔

اور کام یہ ہوتا ہے کہ روزانہ کی بنیاد پہ بذریعہ واٹس ایپ(WhatsApp)کچھ کمپیوٹرائز(Computerize) نوٹس(Notes)سینڈ (Send)کیے جاتے ہیں، جنہیں ایک رجسٹر(Register)پر ہاتھ سے لکھنا ہوتا ہے اور ان کی تصاویر بذریعہ واٹس ایپ ہی واپس بھیجنی ہوتی ہیں، جس کی بنیاد پہ اجرت اکاؤنٹ(Account)میں آجاتی ہے۔

پھر ارننگ کے لیے کام اور اس کی اجرت دینے کے حوالے سے مختلف کمپنیوں کا اپنا اپنا طریقہ اور اصول ہیں، مثلاً: بعض کی طرف سے یہ شرط ہوتی ہے کہ **پیکج کی خریداری/رجسٹریشن کے باوجود** مخصوص تعداد میں لوگوں کو کمپنی جوائن(Join)کروانے کے بعد کام ملے گا،اس سے پہلے ارننگ کی کوئی صورت نہیں، بعض کی طرف سے کام تو مل جاتا، لیکن کام کمپلیٹ(Complete)کرلینے کے باجود اجرت تب ملے گی، جب مختلف افراد کو جوائن کروالیں گے ،البتہ بعض کمپنیز کی جانب سے نئے ممبر(Members)بنانے کی شرط نہیں ہوتی، بس کام پورا کرکے اس کی اجرت لے سکتے ہیں۔ **اب پوچھنا یہ ہے کہ اس طرح کی کمپنیز(Companies)جوائن کرکے ارننگ کرنا شرعاًدرست ہے یا نہیں؟**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں ذکر کردہ طریقہ کار کے مطابق ایسی کمپنیز(Companies)جوائن(Join)کر کے ارننگ (Earning)یعنی کمائی کرنا،ناجائز و حرام اور گناہ ہے، **جس کی مکمل تفصیل اور وجوہات درج ذیل ہیں:**

(1)رشوت:

کمپنی جوائن کرنے کے لیے سب سے پہلے پیکج(Package)کی خریداری/رجسٹریشن فیس کے نام پر کچھ رقم دینی پڑتی ہے اور اس رقم کے مقابلے میں قابلِ معاوضہ کوئی چیز بھی نہیں ہوتی، بلکہ دینے والے کا مقصد اپنا کام نکالنا ہوتا ہے، کہ وہ اس کے بدلے میں اپنے آپ کو کمپنی کا ممبر(Member)بنانا چاہتا ہے اور شرعی طور پر اپنا کام بنانے کے لیے صاحبِ امر کو کچھ دینا رشوت کہلاتا ہے اور رشوت کا لین دین ناجائز و حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

دلائل:

رشوت کی حرمت کے بارے میں حدیثِ پاک میں ہے:"لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی والرائش، یعنی الذی یمشی بینھما"ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے، رشوت لینے والے اوران دونوں کے درمیان چل کر معاملہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج4، ص444، مطبوعہ الریاض)

اسی بارے میں مزید ارشاد فرمایا:"الراشی والمرتشی فی النار"ترجمہ: رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔ (المعجم الاوسط، ج2، ص295، مطبوعہ دار الحرمین، قاھرہ)

سوال میں بیان کردہ صورت رشوت کیسے ہے؟ اس کے لیے رشوت کی تعریف اور اس کا انطباق ملاحظہ فرمائیں۔ رشوت کی تعریف کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"جو پرایا حق دبانے کے لیے دیا جائے، رشوت ہے، یوہیں جو اپنا کام بنانے کے لیے حاکم (کسی صاحبِ اختیار) کو دیا جائے، رشوت ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج23، ص597، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

اور مفتی نظام الدین رضوی دامت برکاتہم العالیہ اسی طرح کی کمپنیوں کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:"اس کے ناجائز ہونے کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ فیس کی شرعی حیثیت رشوت کی ہے، جو یقینا حرام ہے، وجہ یہ ہے کہ اپنا یا کسی کا بھی کام بنانے کے لیے ابتداءً صاحبِ امر کو کچھ روپے وغیرہ دینا رشوت ہے اور یہاں کمپنی کو فیس اس لیے دی جاتی ہے کہ اسے اجرت پر ممبر سازی کا حق دے دیا جائے اور فیس کے مقابل کوئی چیز نہیں ہوتی۔" (ماھنامہ اشرفیہ، شمارہ مئی 2008ء، ص38)

جن کمپنیز میں مزید ممبر بنانے کی شرط ہوتی ہے، ان میں مزید کئی خرابیاں پائی جاتی ہیں، مثلاً:

(2) جُوا:

کمپنی جوائن کرنے والا شخص پیکج کی خریداری / رجسٹریشن کے نام پر اپنا سرمایہ داؤ پہ لگا دیتا ہے، جبکہ آئندہ مطلوبہ شرائط کے مطابق ممبر بنالینا یقینی نہیں، بلکہ ایک موہوم امید کی حد تک ہوتا ہے، تو یوں لالچ میں اپنی رقم

داؤ پر لگانا قمار (جوے بازی) کے معنی میں ہے کہ امید موہوم پر پانسا ڈال دیا، اب فائدہ بھی ہو سکتا ہے اور نقصان بھی اور قمار بھی اسی چیز کا نام ہے، جو حرام ہے۔ مزید ایسی کمپنیز سے وابستہ رہنے والے کئی افراد سے یہ معلومات بھی ملیں کہ اس طرح کی کئی کمپنیاں ممبر زوالی شرط پوری کر لینے کے باوجود بھی مزید کام دینا بند کر دیتی ہیں، بلکہ جو کام کیا ہوتا ہے، اس کی اجرت بھی نہیں دیتیں۔ یہ جداگانہ فراڈ ہے جو ایسی کمپنیوں میں بہت رائج ہے۔

دلائل:

جوئے کی حرمت کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿یَسْـٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَاؕ﴾ ترجمہ: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں، تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

(پارہ2، سورۃ البقرہ، آیت219)

ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام، تو ان سے بچتے رہنا، کہ تم فلاح پاؤ۔ (پارہ7، سورۃ المائدہ، آیت90)

جوئے کی تعریف کے بارے میں تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے: ”القمار من القمر الذی یزاد تارۃ وینقص اخری وسمي القمار قمارا، لان کل واحد من المقامرین ممن یجوز ان یذھب مالہ الی صاحبہ ویجوز ان یستفید مال صاحبہ۔۔وھو حرام بالنص “ترجمہ: قمار، قمر سے مشتق ہے، جو کبھی بڑھتا ہے اور کبھی کم ہو جاتا ہے، قمار کو قمار اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں یہ امکان ہوتا ہے کہ جوئے بازوں میں سے ایک کا مال دوسرے کے پاس چلا جائے اور یہ بھی امکان ہوتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کا مال حاصل کر لے اور یہ نص سے حرام ہے۔ (تبیین الحقائق، مسائل شتی، ج6، ص227، مطبوعہ ملتان)

اسی بارے میں مبسوطِ سرخسی میں ہے: ”ثم ھذا تعلیق استحقاق المال بالخطر وھو قمار والقمار حرام فی شریعتنا“ ترجمہ: پھر یہ مال کے مستحق ہونے کو خطر پر معلق کرنا ہے اور یہ قمار ہے اور قمار ہماری

شریعت میں حرام ہے۔ (مبسوطِ سرخسی، ج7، ص76، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس سے ملتی جلتی ایک صورت کہ جس میں ایک (بے قیمت) ٹکٹ خریدنا پڑتا تھا، کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: ”حقیقت دیکھئے تو معاملہ مذکورہ بنظر مقاصد ٹکٹ فروش و ٹکٹ خراں ہرگز بیع و شرا وغیرہ کوئی عقد شرعی نہیں، بلکہ صرف طمع کے جال میں لوگوں کو پھانسنا اور ایک امید موہوم پر پانسا ڈالنا ہے اور یہی قمار ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج17، ص330، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اور اسی طرح کی صورت کے بارے میں صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”یہ جوا اور حرام ہے، کہ ایک روپیہ دے کر اس رقم کثیر کے ملنے کی خواہش ہوتی ہے اور اس کے ملنے نہ ملنے دونوں کا احتمال ہوتا ہے، اگر فارم فروخت ہوگئے، تو رقم ملے گی ورنہ روپیہ گیا، اس میں شرکت حرام ہے۔“ (فتاوی امجدیہ، ج4، ص234، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

(3) اپنے آپ کو اور دوسروں کو ضرر میں ڈالنا:

اس طریقہ کار میں اپنے آپ اور دوسروں کو بھی ضرر میں ڈالنا ہے، کہ جس طرح بندہ پیسے کمانے کے لالچ میں اپنا سرمایہ داؤ پہ لگا کر اپنے آپ کو ضرر میں ڈالتا ہے، یونہی دوسروں کو ممبر بنوا کر انہیں بھی ضرر میں ڈالتا ہے اور خود یا کسی دوسرے کو ضرر میں ڈالنا ممنوع اور اسلامی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے۔

دلائل:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام“ ترجمہ: اسلام میں نہ اپنے آپ کو ضرر میں ڈالنا ہے، نہ دوسرے کو ضرر دینا۔ (المعجم الاوسط، ج5، ص238، دار الحرمین، قاھرہ)

(4) شرط فاسد:

اجرت کے بدلے میں کوئی چیز لکھنا اجارہ کہلاتا ہے اور اجارے میں ایسی شرط لگانا، جس کا عقد تقاضا نہ کرے اور اس میں اگریمنٹ کرنے والوں میں سے کسی ایک کا نفع ہو، تو وہ ناجائز اور اجارے کو فاسد کرنے والی

ہوتی ہے۔اب سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق کام کے ساتھ مزید ممبرز کو ایڈ کروانے کی شرط بھی لگائی جاتی ہے اور اس میں کمپنی کا نفع ہے اور عقد اس کا تقاضا بھی نہیں کرتا ۔لہذا یہ شرط فاسد ہے ، جس سے عقد فاسد ہو جاتا ہے اور ایگریمنٹ کرنے والے دونوں افراد گنہگار ہوتے ہیں۔

دلائل:

حدیثِ پاک میں ہے:"ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع و شرط"ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خریداری اور شرط سے منع فرمایا ہے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی،ج4،ص335،مطبوعہ دار الحرمین،قاھرہ)

اور عقد اجارہ بھی عقد بیع کی قسم سے ہے۔چنانچہ العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ میں ہے:"والبیع والاجارۃ اخوان،لان الاجارۃ بیع المنافع"ترجمہ:اور بیع اور اجارہ دونوں ایک ہی قسم سے ہیں،کیونکہ اجارہ، منافع کی بیع ہے۔ **(العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ،ج2،ص140،مطبوعہ دار المعرفہ،بیروت)**

اور تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے:"(یفسد الاجارۃ الشروط)لانھا بمنزلۃ البیع ،الا تری انھا تقال وتفسخ، فتفسدھا الشروط التي لا یقتضیھا العقد کالبیع"ترجمہ:شرطیں،اجارے کو فاسد کر دیتی ہیں،کیونکہ وہ بیع کے حکم میں ہے،کیا تو دیکھتا نہیں کہ اس کا اقالہ ہوتا ہے اور اسے فسخ کیا جاتا ہے،پس ایسی شرائط جن کا عقد تقاضا نہیں کرتا وہ اجارے کو فاسد کر دیتی ہیں،جیسا کہ بیع کو فاسد کر دیتی ہیں۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق،ج5،ص121،مطبوعہ ملتان)

مزید اسی میں ہے:"ان کل شرط لا یقتضیہ العقد وھو غیر ملائم لہ ولم یرد الشرع بجوازہ ولم یجز التعامل فیہ وفیہ منفعۃ لاھل الاستحقاق مفسد"ترجمہ:ہر وہ شرط جس کا نہ تو عقد تقاضا کر رہا ہو اور وہ عقد کے مناسب بھی نہ ہو،شرع سے اس کا جواز بھی ثابت نہ ہو اور اس پر تعامل بھی نہ ہو اور اس میں اہل استحقاق کی منفعت ہو،تو ایسی شرط بیع کو فاسد کر دیتی ہے۔

(تبیین الحقائق، کتاب البیوع،باب البیع الفاسد،ج4،ص57،مطبوعہ ملتان)

عقدِ فاسد کرنے کی وجہ سے عاقدین گنہگار ہوتے ہیں، لہذا اس کو ختم کرنا ضروری ہے۔ **العقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ میں ہے:** ”ویجب علی کل واحد منھما ای من البائع والمشتري فسخه قبل القبض او بعده ما دام فی ید المشتری اعداما للفساد، لا نه معصیة، فیجب رفعھا“ ترجمہ: بائع اور مشتری دونوں میں سے ہر ایک کے لیے (مبیع پر) قبضہ کرنے سے پہلے اور قبضہ کے بعد بھی جب تک مبیع باقی ہو، بیع فاسد کو ختم کرنا ضروری ہے، تاکہ فساد ختم ہو جائے، کیونکہ عقدِ فاسد کرنا گناہ ہے، لہذا اس کو ختم کرنا واجب ہے۔

(العقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ، ج2، ص120، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

(5) باطل طریقے سے دوسروں کا مال کھانا:

کام پورا کر لینے کے باوجود کمپنی کا ممبر ایڈ نہ کرنے کی وجہ سے ممبر کی اجرت روک لینا صریح ظلم اور باطل اور حرام طریقہ سے مسلمانوں کا مال کھانا ہے جس کی حرمت واضح طور پر قرآن و حدیث میں موجود ہے۔

دلائل

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ ترجمہ: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ **(پارہ2، سورۃ البقرہ، آیت188)**

اس آیت کے تحت **تفسیر قرطبی میں ہے:** ”الخطاب بھذه الاية يتضمن جميع امة محمد صلى الله عليه وسلم والمعنى: لا ياكل بعضكم مال اخيه بغير حق، فيدخل فى هذا: القمار والخداع والغصوب وجحد الحقوق **ومالا تطيب به نفس مالكه**“ ترجمہ: اس آیت میں خطاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کو شامل ہے **اور معنی یہ ہے کہ تم میں سے کوئی بھی دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھائے**، اس عموم میں جوا، غصب، حق دینے سے انکار کر کے حق کھا جانا، **جس چیز کے دینے پر مالک راضی نہ ہو، وہ لینا (وغیرہ سب شامل ہے۔)** **(تفسیر قرطبی، ج2، ص338، دار الکتب، القاھرہ)**

اسی بارے میں مسند امام احمد بن حنبل میں ہے: ”لا يحل لامرء ان ياخذ مال اخيه بغير حقه وذلک

لما حرم اللہ مال المسلم علی المسلم "ترجمہ: کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا ناحق مال کھائے، اس لیے کہ اللہ تعالی نے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا (بلاوجہ شرعی) مال لینا حرام فرمایا ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ج39، ص19، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

(6) گناہ پر تعاون:

اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ ایسی کمپنیز کے ذریعے ارننگ کرنا کئی محرمات کا مجموعہ ہے، لہذا اس میں دوسرے افراد کو شامل ہونے کی دعوت و ترغیب دینا گناہ پر تعاون ہے، جو ناجائز و ممنوع ہے۔

دلائل:

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ: اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو۔ (پارہ6، سورۃ المائدہ، آیت2)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورھم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اثام من تبعہ لا ینقص ذلک من اثامھم شیئا" ترجمہ: جو کسی کو سیدھے راستے کی طرف بلائے، تو جتنے بھی لوگ اس کی پیروی کریں گے، اُن سب کے برابر اس (بلانے والے) کو بھی ثواب ملے گا اور پیروی کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو گی اور جو برائی کی طرف بلائے، تو جتنے بھی لوگ اس کی پیروی کریں گے، ان سب کے برابر اس کو بھی گناہ ملے گا، اور پیروی کرنے والوں کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہو گی۔

(الصحیح لمسلم، کتاب العلم، ج2، ص341، مطبوعہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

20 رمضان المبارک 1444ھ/11 اپریل 2023ء

دار الافتاء اھلسنت المفتی darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے